(۸)

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۲۷/۶/۷۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٥

درج ذیل مسائل کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے!

(۱) بچیوں کی تربیت سے متعلق جو فضائل ہیں ان کا استحقاق کب ہوگا؟ کیا شادی کر دینے کے بعد وہ اس ذمہ داری سے فارغ الذمہ ہو جاتا ہے؟ اگر کسی سبب سے شادی کامیاب نہیں ہو پاتی اور بچی دوبارہ گھر آجاتی ہے تو ایسے شخص کو تربیتِ بنات کے فضائل کب حاصل ہونگے رخصتی تک تربیت سے حاصل ہوگئے تھے یا وہ جب تک اپنے والدین کے پاس رہے چاہے شادی سے پہلے یا شادی کے بعد ناکام ہونے کی صورت میں!

(۲) دعائے قنوت کے وقت تکبیر یعنی اللّٰہ اکبر کہنا اور ہاتھ اٹھانا سنت ہیں یا واجب!

(۳) اگر کسی شخص کی داڑھی بالکل ہلکی سی ہو یا نکل نہ رہی ہو اور عمر بھی ۲۰ سال سے زائد ہو جائے تو کیا ایسا شخص داڑھی گھنی کرنے کی نیت سے یا داڑھی اگانے کی خاطر اپنے منہ پر استرا پھیر سکتا ہے یا نہیں؟

محمد آصف لاہوری

مقیم حال کراچی

الجواب حامدًا و مصلیًا

۱۔ بچیوں کے ساتھ احسان کے فضائل جو احادیث میں آئے ہیں اُن کے بارے میں شراحِ حدیث نے لکھا ہے کہ بچیوں کے ساتھ احسان و سلوک کرنے کا مذکورہ اجر اسی صورت میں حاصل ہوگا جبکہ احسان کا یہ سلسلہ برابر جاری رہے حتیٰ کہ وہ بچیاں شادی ہونے کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے باپ کی کفالت اور اُس کے احسان سے بے نیاز ہو جائیں لہٰذا جس لڑکی کی شادی کامیاب نہ ہو اور وہ دوبارہ باپ کے پاس آجائے تو اگر والد دوبارہ اس پر احسان کرتا رہے یہاں تک کہ وہ فوت

(ورق کی پشت پر)

ہو جائے یا دوسری جگہ نکاح کی وجہ سے باپ سے مستغنی ہو جائے
تو پھر بھی حدیث میں مذکور اجر اس کو ملے گا۔

فی البخاری: ۲/۸۸۶

فی الحدیث الطویل " فقال من بلی من
هذه البنات شیأ فاحسن الیهن کن
له ستراً من النار "

فی فتح الباری: ۱۰/۴۲۸

والظاهر ان الثواب المذکور انما یحصل
لفاعله اذا استمر الی ان یحصل
استغناؤهن عنه بزوج او غیره کما اشیر
الیه فی بعض الفاظ الحدیث والاحسان
الی کل احد بحسب حاله

وکذا فی المرقاة: ۸/ ۶۸۴

۲ ـــــ دعائے قنوت پڑھنے سے پہلے ہاتھ اٹھانا سنت ہے
اور تکبیر کے سنت یا واجب ہونے میں اختلاف ہے لیکن ....
صاحب بحر نے سنت ہونے کو ترجیح دی ہے (فتاویٰ دار العلوم
دیوبند مکمل ومدلل ۴/۱۶۵)

فی حاشیة الطحطاوی علی المراقی: ۱۳۹

(فیسن رفع الیدین للتحریمة) مثلها فی
ذلك تکبیرات الاعیاد والقنوت
کما فی التبیین وغایة البیان

(جاری ہے)

Scanned by CamScanner

فی الدر المختار : ۱/ ۴۶۸

(فی واجبات الصلوۃ) قنوت الوتر وهو مطلق الدعاء وکذا تکبیر قنوته ای الوتر قال فی البحر فی باب سجود السهو ومما الحق به ای بالقنوت تکبیرة وجزم الزیلعی بوجوب السجود بترکه وذکر فی الظهیریة انه لو ترکه لارواية فیه وقیل یجب السجود اعتبارا بتکبیرات العید وقیل لا اه وینبغی ترجیح عدم الوجوب لانه الاصل ولا دلیل علیه بخلاف تکبیرات العید.

وکذا فی البحر : ۲/ ۹۶

فی حلبی کبیر : ۴۱۷

ثم اذا اراد القنوت کبر ورفع یدیه عندنا .... فان ذلك مروی عن علی وابن عمر والبراء بن عازب ....
وقال احمد اذا قنت قبل الرکوع کبر قال ابن قدامة فی المغنی وقد روی عن ابن عمر انه کان اذا فرغ من القراءة کبر وفی الذخیرة رفع یدیه حذاء اذنیه وهو مروی عن ابن مسعود وابن عمر وابی عبیدة واسحق وقد تقدم.

۳۔ کسی شخص کی ڈاڑھی ہلکی ہو تو اُس کو گھنی کرنے کیلئے استرا پھیرنا جائز نہیں، اور اگر کسی شخص کے بالکل بھی ڈاڑھی کے بال ظاہر نہیں ہوئے ہوں اور وہ ڈاڑھی کے بال ظاہر کرنے کیلئے استرا پھیرے تو کوئی مضائقہ نہیں، لیکن ڈاڑھی کے بال ظاہر ہونے کے بعد استرا پھیرنا جائز نہیں۔

فی المشکوۃ : ۲/ ۳۸۰

عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم خالفوا المشرکین اوفروا اللحی واحفوا الشوارب

فی المرقاۃ : ۸/ ۲۱۱

تحت هذا الحدیث "والمعنی اترکوا اللحی کثیرا بحالها ولا تتعرضوا لها واترکوها لتکثر"

فی الدر المختار : ۲/ ۴۱۷

واما الاخذ منها وهی دون ذلك کما یفعله بعض المغاربة ومخنثة الرجال فلم یبحه احد، واخذ کلها فعل یهود الهند ومجوس الاعاجم

وکذا فی الدر المختار : ۶/ ۴۰۷ واللہ اعلم بالصواب

الجواب صحیح

فہیم اشرف

[illegible] ربانی

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی ۱۴

۱۳ / ۱۱ / ۲۴ھ

۱۳ / ذو القعدہ / ۱۴۲۴ھ

الجواب صحیح

بندہ عبد الرؤف سکھروی

دار الافتاء دار العلوم کراچی ۱۴